ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

154

مدینۃ المسیح

لاہور ۲۸ ماہ تبلیغ ۔ گیارہ بجے رات بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے ۔ کہ ان کی حالت گو ابھی خطرہ سے باہر نہیں ہے ۔ مگر کسی قدر نبض کی حالت پہلے سے بہتر ہو گئی ہے ۔ احباب خصوصیت سے انکی خیر و عافیت کے لئے دعائیں کریں ۔

قادیان ۲۸ ماہ تبلیغ ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے ۔ بخار کی شکایت ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

آج شام کی گاڑی سے سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ لاہور تشریف لے گئی ہیں ۔

جلد ۳۲ | یکم ماہ امان ۱۳۲۳ ہش | ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۳ھ | یکم مارچ سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۵۰

روزنامہ الفضل قادیان — ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۳ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ

(۴)

ہوشیار پور کے ۲۰ فروری کے جلسہ میں احمدی مبلغین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچانے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمین کے کناروں تک شہرت پانے اور قوموں کے آپ سے برکت حاصل کرنے کے متعلق جو مختصر تقریریں کیں ۔ اُن میں سے کچھ اور درج ذیل کی جاتی ہیں :

روس :— مولوی ظہور حسین صاحب

جناب مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل نے فرمایا :—

خاکسار خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اپنے محسن آقا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد سے دُزداب و مشہد کے راستہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء میں بخارا کی طرف تبلیغ کے لئے روانہ ہُوا ۔ اور ماہ دسمبر میں ارتھک مقام پر جو رُوس کی سرحد پر واقعہ ہے جب پہنچا ۔ تو مجھے گرفتار کر لیا گیا ۔ وہاں سے عشق آباد اور عشق آباد سے تاشقند اور تاشقند سے ماسکو کے مختلف قید خانوں میں لے جایا گیا ۔ وہ عرصہ جو قید میں گزرا ۔ دو ماہ کم دو سال کا تھا ۔ اس عرصہ قید میں کچھ روسی زبان سیکھی اور سیاسی قیدیوں اور حکام کو تبلیغ کرتا رہا ۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے کہ جس کا جاذب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعائیں تھیں کئی قیدیوں نے احمدیت قبول کر لی ۔ اور باقی اکثر قیدیوں اور حکام جیل پر احمدیت کا بہت گہرا اثر پڑا ۔

عرصہ قید میں خاکسار کو مختلف قسم کی سزائیں دی گئیں ۔ قید خانہ کے زمین دوز کمروں میں تنہا رکھا گیا ۔ بعض دفعہ تاریک کمروں میں ساری ساری رات مشکیں باندھ کر ماسکو جیسے سرد شہر کے زمین دوز تاریک کمروں میں ساری رات ننگا رکھا جاتا ۔ ٹٹیاں صاف کرائی جاتیں ۔ سر تا پا زخمی کیا جاتا ۔ ابھی تک بعض زخموں کے نشانات میرے بدن پر ہیں ۔ لوہے کی چارپائی پر لٹا کر رسّے سے کس دیا جاتا ۔ کئی دفعہ مجھ کو اپنی موت پر یقین ہو جاتا ۔ کہ اب میں مارا جاؤں گا ۔ مگر اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے موت کے کنارہ پر پہنچا کر بچا لیتا ۔ جوں جوں ان تکالیف کا سلسلہ بڑھتا گیا ۔ میرے اندر احمدیت کی اشاعت کا جذبہ بھی بہت ترقی کرتا گیا ۔

آخر خدا کے فضل اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے ۱۹۲۶ کے ماہ ستمبر میں طہران کے راستہ خاکسار قادیان دار الامان اپنے آقا کے قدموں میں پہنچ گیا ۔ میں نے اس عرصہ قیام میں اچھی طرح محسوس کر لیا ۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ اُس ملک میں احمدیت کی تبلیغ کے لئے حالات پیدا کر دے ۔ تو وہاں احمدیت بفضل خدا بہت ترقی کرے گی ۔

مشرقی ترکستان :— مولوی محمد رفیق صاحب مرحوم

مولوی محمد رفیق صاحب جو مجاہدانہ رنگ میں تبلیغ احمدیت کے لئے ترکستان میں گئے تھے ۔ وہاں ہی فوت ہو کر شہیدوں میں داخل ہوئے ۔ اُن کی تبلیغی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عبد اللطیف صاحب شہید منشی فاضل نے بیان کیا ۔

شہر کاشغر مشرقی ترکستان (جسے چینی ترکستان بھی کہتے ہیں) میں احمدیت کا پیغام تحریک جدید کے نوجوان و باہمت مبلغ مولوی محمد رفیق صاحب مرحوم کے ذریعہ پہنچا ۔ مولوی صاحب حضرت مصلح موعود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ الودود کے ارشاد اور تحریک کے پیش نظر چینی ترکستان میں پانچ چھ سو میل کی لمبی اور زہرہ گداز مسافت طے کر کے کاشغر پہنچے ۔ چونکہ ان دنوں وہاں پر خانہ جنگی تھی ۔ اور وہ شہر میں جا کر آسانی سے تبلیغ سلسلہ نہ کر سکتے تھے ۔ بایں وجہ انہوں نے انگریزی سفارتخانہ میں رہائش اختیار کر لی اور اسی شہر ہوشیار پور کے ایک ہندو تاجر رائے صاحب رکھا رام صاحب کے ہاں (جو لڑائی وغیرہ کی وجہ سے واپس ہوشیار پور چلے آئے ہیں اور ان دنوں یہیں مقیم ہیں) ملازم ہو گئے ۔ اور ساتھ ہی ساتھ ترکی زبان سیکھنے اور تبلیغ کرنے کا کام شروع کر دیا ۔ بدامنی اور افراتفری کی وجہ سے کاشغر شہر کا ایک معزز سید خاندان انگریزی سفارتخانہ میں پناہ لینے پر مجبور ہو گیا ۔ جس کے ایک نوجوان فرد حاجی جنود اللہ صاحب کو مولوی محمد رفیق صاحب نے تبلیغ کی ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح کا ترجمہ ترکی زبان میں سنانا شروع کیا ۔ اسی دوران میں حاجی صاحب کو تحریک کی ۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ سے دعائیں بھی کریں ۔ کہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کسی رویاء صالحہ کے ذریعہ سمجھا دے ۔ کیونکہ حاجی صاحب ایک متدین اور نیک دل انسان ہیں ۔ تھوڑے دنوں کے اندر ہی اللہ تعالےٰ نے ایک مبشر رویاء کے ذریعہ اُن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صداقت سلسلہ حقہ کو ظاہر کر دی ۔ جس کے بعد وہ داخل سلسلہ حقہ ہو گئے ۔ اور ان کی والدہ اور ہمشیرہ بھی ۔

تھوڑے عرصہ بعد حاجی صاحب کو اپنے ایمان اور اپنی جان اور عزت کی حفاظت کے لئے کاشغر سے ہندوستان ہجرت کر آنے کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ چنانچہ وہ سنہ ۱۹۳۹ء سے معہ اپنی والدہ اور ہمشیرہ کے قادیان آ گئے اور کچھ ماہ بعد اُن کے بڑے بھائی حکیم آل احمد صاحب کو بھی مع اپنے بیٹے قادیان کی مبارک بستی میں ہجرت کر آنے کی توفیق مل گئی ۔ سنہ ۱۹۳۹ء میں مولوی محمد رفیق صاحب بقضاء الٰہی استسقاء کے مرض میں مبتلا ہو کر راہگرائے عالم جاودانی ہوئے ۔ اور اپنی جان عزیز اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کر گئے ۔ اللّٰھم ارحمہ واغفرہٗ ۔ اب حاجی صاحب کا ارادہ ہے ۔ کہ لڑائی ختم ہونے پر مشرقی ترکستان میں تبلیغ احمدیت کرنے کیلئے جائیں اور حسب طرح اللہ تعالیٰ توفیق دے اس مبارک فریضہ کو سرانجام دیں ۔ انشاء اللہ و باللہ التوفیق

ایڈیٹر :— غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا ۔

سیدہ اُمِ طاہر احمد صاحبہ کے لئے خصوصیت سے دُعائیں کیجائیں

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے ساتھ ان کی غیر معمولی خوبیوں اور اعلیٰ صفات کی وجہ سے تمام جماعت احمدیہ کو جس قدر اخلاص اور محبت ہے۔ اسکا اظہار کئی رنگوں میں اسی وقت سے ہو رہا ہے جب سے سیدہ موصوفہ علیل ہوئی ہیں۔ صدقات دیئے گئے۔ اور انفرادی اور جماعتی رنگ میں دعائیں نہایت خشوع و خضوع سے کی جا رہی ہیں۔ چاہیئے کہ اس سلسلہ کو اور زیادہ زور کے ساتھ جاری رکھا جائے اور قبولیت دعا کے ان طریقوں پر عمل کرتے ہوئے جاری رکھا جائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائے ہوئے ہیں۔ اور جن پر عمل کرتے ہوئے بڑے بڑے اہم مقاصد میں کامیابیاں حاصل ہو چکی ہیں ؎

ایران ——— شاہزادہ عبد المجید صاحب مرحوم

حضرت شاہزادہ عبد المجید صاحب لدھیانوی جو تبلیغ احمدیت کا فرض ادا کرتے ہوئے ایران میں فوت ہو گئے۔ ان کے تبلیغی حالات بابو فقیر علی صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا۔

ایران میں پہلے مبلغ شاہزادہ مولوی عبد المجید صاحب لدھیانوی جو ۱۹۲۴ء میں گئے تھے قریباً چار سال وہ طہران میں رہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ ایک حلقہ احباب انہوں نے بنا لیا۔ سخت مالی مشکلات اور تنگ حالی میں وہ پیغام احمدیت سناتے رہے۔ بعض دفعہ طہران کے بازاروں میں لوگوں نے انہیں تنگ کیا۔ لیکن حق کا رعب غالب آتا رہا۔ ان کی وفات کے قریباً دس سال بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس تحریک پر کہ ملازم رخصتیں حاصل کر کے تبلیغ کے لئے باہر جائیں۔ خاکسار جنوری ۱۹۳۷ء میں پاسپورٹ ایران عراق حاصل کر کے خورم شہر ایران پہنچا۔ وہاں سے بذریعہ جہاز اہواز گیا۔ وہاں سے صالح آباد اور وہاں سے مارچ ۱۹۳۷ء میں طہران پہنچا۔ شاہزادہ صاحب مرحوم کے احباب میاں محمد خان صاحب اور آغا حسین صاحب مدنی مترجم کی معرفت مجھے طہران میں کافی تبلیغ احمدیت کا موقعہ اللہ کریم نے عطا کیا۔ آغا حسین مدنی کے اپنے مکان پر ان کے تمام اہل و عیال کو تبلیغ احمدیت کی میں قریباً ایک ماہ طہران رہا۔ آغا حجازی جو ایرانی حکومت میں افسر اعلےٰ رہ چکے تھے۔ ان کے ہاں میرے اعزاز میں آغا حسین مدنی نے دعوت کا اہتمام کیا۔ بعض ایرانی شرفا اور تین بڑے علماء شیعہ طہران شامل تھے۔ خطبہ الہامیہ پڑھ کر ایک معزز ایرانی مرتضٰے فرہنگ بہت متاثر ہوئے۔ اسی مجلس میں انہوں نے سلسلہ احمدیہ کے متعلق شیعہ طریقہ پر ایک استخارہ کیا۔ قرآن شریف سے تفاول لیا۔ آیت یٰسین میں وکل شیء احصیناہ فی امام مبین نکلنے پر کہا کہ سلسلہ شما (احمدیت) حق است۔ مجھ سے یہ پوچھنے کے بعد کہ آیا آپ نے اس امام کو خود دیکھا ہے۔ جب میں نے کہا۔ کہ ہاں آغا میں نے اس امام کو خود دیکھا ہے۔ تو مرتضٰے فرہنگ صاحب نے پُر آب آنکھوں سے میرے کندھوں کو بوسہ دیا۔ اور میرا ماتھا کمال اخلاص سے چوما احمدیت کی صداقت کا اقرار کیا۔ طہران میں ۴۰ سے زاید ایرانیوں کو با اثر تبلیغ کی۔ آقا حاجی رضا سابق سفارت روس طہران نے احمدیت قبول کی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اخلاص بھرا خط لکھا۔ مجھے کہا کہ اگر آپ طہران ٹھہریں۔ اور ایک اچھا فارسی دان مبلغ قادیان سے منگوالیں۔ تو میں طہران میں آپ کی مدد کروں گا۔ نیز کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح جو کہ فارسی النسل ہیں ضرور ایران کی طرف خاص توجہ کریں۔ رضا شاہ پہلوی نے ایران کو عملاً عیسائی بنا دیا ہے۔ انہوں نے اپنی ایک مسجد معہ بالاخانہ سلسلہ احمدیہ کو دینے کا وعدہ فرمایا۔ میاں محمد خان صاحب کے ساتھ میں قبرستان طہران میں گیا۔ حضرت شاہزادہ عبد المجید صاحب مرحوم کی قبر پر مندرجہ کتبہ لکھا دیکھا

> وفات مرحوم حاجی
> عبد المجید مولوی ہندی احمدی
> قادیانی۔ مبلغ طہران
> غرہ رمضان ۱۳۴۶

پھر میں عراق۔ بصرہ۔ بغداد۔ کربلا۔ نجف بھی گیا تھا۔ ان سب جگہ پیغام احمدیت پہنچایا۔

افغانستان ——— مولوی عبد الاحد خان صاحب افغان

مولوی عبد الاحد خان صاحب افغان نے ٹوٹی پھوٹی اردو میں تقریر کی۔ جس میں بیان کیا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے عہد خلافت کے شروع میں جنگ کابل سے پہلے میاں فقیر محمد صاحب کو بطور مبلغ افغانستان بھیجا تھا۔ اس کے بعد نعمت اللہ صاحب شہید مبلغ کے طور پر گئے۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجھے بطور مبلغ بھیجا۔ میرے ساتھ اس وقت ایک مبلغ مسمی حاجی معین الدین جو کاشغر کا رہنے والا تھا۔ اور حج کر کے قادیان آیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے روانہ کیا چنانچہ وہ تو کابل کاشغر چلا گیا۔ اور میں کابل میں بطور مبلغ کچھ عرصہ رہا۔ جس وقت میں گیا تھا۔ مولوی نعمت اللہ صاحب شہید کابل میں موجود تھے۔ میں پانچ چھ ماہ کام کر کے واپس قادیان آیا۔ کچھ عرصہ بعد حضور نے رویا دیکھا۔ کہ حضور مجھ کو کابل بھیج رہے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے امیر امان اللہ خان صاحب کے لئے اور اس کے وزیر خارجہ محمود طرزی کے لئے اور پرائیویٹ سیکرٹری کے لئے تحفہ دیباچہ انگریزی و اردو کی کاپیاں بھیجیں۔ اور ساتھ ایک خط افسر ترقی اسلام نے امیر امان اللہ خان صاحب کو لکھا۔ جس میں دعوۃ الامیر کے پیش کرنے کی اجازت طلب کی گئی تھی۔ میں جملہ کتب و خطوط لے کر کابل گیا۔ اور وہاں پہنچ کر نعمت اللہ خان صاحب کو ساتھ لیا۔ اور پرائیویٹ سیکرٹری کو خطوط و کتب پہنچا دی گئیں۔ میں اور شہید مرحوم دو یوم پرائیویٹ سیکرٹری کے پاس بطور مہمان ٹھہرے۔ میں پانچ ماہ کابل میں رہ کر واپس آ گیا۔

اس کے بعد کابل میں نعمت اللہ خان صاحب کو شہید کر دیا گیا۔ پھر دو اور احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ ولی داد خان صاحب کو تحریک جدید کی طرف سے بطور مبلغ بھیجا گیا۔ اسے بھی شہید کر دیا گیا۔

چونکہ ہمارے ملک میں تعلیم کی بہت کمی ہے۔ اور لوگ جاہل ہیں۔ اس لئے وہ ایک حد تک معذور ہیں۔ ان تک پیغام احمدیت زبان کے علاوہ احمدیوں کے خون کے ساتھ لکھا ہوا بھی پہنچ چکا ہے۔ اور ان میں سے بہت نے احمدیت قبول بھی کر لی ہوئی ہیں ؎

برما ——— مولوی احمد خان صاحب

مکرم مولوی احمد خان صاحب مولوی فاضل نے فرمایا مجھے ۵ مارچ ۱۹۳۵ء سے دسمبر ۱۹۳۹ء تک برما میں مختلف اوقات میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اور اس ملک میں حضرت بدھ کے ماننے والوں کی کثرت ہے جو خدا تعالےٰ کی توحید قائم کرنے کے لئے دنیا میں آئے تھے۔ مگر اس وقت ان کے ماننے والوں کی حالت یہ ہے کہ وہ برملا کہتے تھے There is no god in Budhism.

ان لوگوں تک تبلیغ پہنچانے کا موقعہ ملا اس کے علاوہ برما میں تقریباً ہر ملک کے باشندے رہتے ہیں۔ ان تک پیغام حق پہنچایا۔ حقیقت اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختصر سوانح حیات آپ کے عقائد اور دعوے کے متعلق کئی ایک کتابیں برمی زبان میں شائع کر کے عوام تک پیغام حق پہونچایا۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جنگ کے متعلق مفصل پیشگوئیاں برمی اور انگریزی زبان میں جنگ کے شروع ہونے سے پہلے جولائی ۱۹۳۹ء میں شائع کی گئیں۔ میرے بعد وہاں مولوی محمد سلیم صاحب تشریف لے گئے تھے مگر آج کل جنگ کی وجہ سے وہاں کوئی مبلغ نہیں ہے۔ ہماری جماعت کے بہت سے لوگ اس وقت موجود ہیں۔ میں احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان احمدیوں کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کریں جو وہاں ہیں۔

اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی اَوْ یُرٰی لَہٗ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے رؤیا کی مصدق

احباب جماعت کی خوابیں

(۱۹)

میں نے حسب ذیل خواب حضور کے مصلح موعود ہونے کا اعلان کرنے سے چند روز پہلے دیکھا۔

میں نے دیکھا ایک چھوٹا کمرہ ہے۔ جو میرے خیال میں بیت الدعا ہے۔ اس میں ایک تخت پوش بچھا ہوا ہے۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیٹھے دعا کر رہے ہیں۔ اور دونوں کا لباس ایک ہی رنگ کا ہے۔ جو نیلا سا ہی ہے۔ میں اپنے آپ کو اس کمرہ کے دروازہ پر کھڑا پاتی ہوں۔ اور میرے دل میں خیال گزرا ہے جیسے کہ میں پہلے ہی اس سے واقف ہوں۔ کہ یہ دعا ایک نشان کے پورا ہونے کے لئے کی جا رہی ہے۔ جس کی خدا تعالیٰ نے پہلے سے اطلاع دی ہوئی ہے۔ کیا دیکھتی ہوں۔ کہ اس کمرے کے اردگرد چار دیواری کے باہر بہت بڑا مجمع مردوں اور عورتوں کا ہے۔ اور وہ بھی دعا میں مشغول ہیں۔ سب نے آسمان کیطرف ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں بھی اس کمرے کے دروازے پر ہی دعا میں مشغول ہو گئی۔ رات کا وقت ہے آسمان پر تارے نکلے ہوئے ہیں۔ چاند بھی چودھویں رات کا پورا ہے۔ اور بہت روشنی ہو رہی ہے۔ اچانک وہ نشان ایک خاص روشنی کی صورت میں پورا ہوا۔ جو کہ آسمان سے زمین کی طرف آ رہی تھی۔ جس کو میں نے اور اس تمام مجمع نے دیکھا۔ اور پھر سب لوگ بے حد خوش ہو گئے سب کے مونہہ سے کلمہ پڑھنے کی آوازیں آنے لگیں۔ پھر ایک دوسرے کو السلام علیکم کہنے اور مبارکباد دینے لگے۔ میں اسی شغل میں مشغول اس مجمع کو دیکھ رہی تھی۔ کہ میری آنکھ کھل گئی۔ خاکسار امۃ المجید بیگم بنت چودہری فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ

(۲۰)

۲۱ جنوری کو عاجز نے خواب میں اخبار "شہباز" کے پہلے صفحہ پر موٹے لفظوں میں "حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ" لکھا دیکھا اور معاً آنکھ کھل گئی

خاکسار محمد حسین از کاہنہ نو ضلع لاہور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس خواب کے متعلق فرمایا:۔

شاہباز کے صفحہ پر خلیفۃ المسیح لکھا ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ بلند پروازی بخشے گا۔

(۲۱)

جناب قاضی خلیل الرحمٰن صاحب اسسٹنٹ کنٹرولر دیناج پور بنگال نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی اہلیہ صاحبہ کا ایک خواب انگریزی میں تحریر کیا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا گیا ہے اس کے متعلق یہ امر خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ کہ یہ خواب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اعلان مصلح موعود سے تین چار روز قبل کا ہے۔ قاضی صاحب لکھتے ہیں۔

میری اہلیہ حمیدہ بیگم صاحبہ نے حضور کے اعلان سے تین چار روز قبل خواب میں دیکھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا ایک ہاتھ زمین پر نزول فرما رہا ہے۔ اور دنیا کو ایک اسپیشل ٹرین میں دکھایا جا رہا ہے۔ لاکھوں لوگ اس مقدس ہاتھ کو دیکھنے کے لئے ادھر ادھر بھاگ رہے ہیں میں اور میری اہلیہ دونوں دنیا کے سامنے اللہ تعالےٰ کے ہاتھ کے ظہور کے منتظر تھے اور اب یہ خواب پوری شان کے ساتھ پورا ہو چکا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک

(۲۲)

میں نے مولوی محمد علی صاحب کو دیکھا۔ کہ انہوں نے کرتہ پہنا ہوا ہے۔ مگر اس کے بازو اور دامن کٹا ہوا ہے۔ اور وہ نہایت ہی بدنما صورت میں ہے۔ جس کی تفہیم مجھے یہ ہوئی۔ کہ ان کی احمدیت ان کی خود ساختہ اور وضع کردہ ہے۔ اور وہ نہیں جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے زیب تن کیا۔

(۲۳)

میں نے دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور یعنی سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بڑے اور چھوٹے ڈاکٹروں کی مانند جیسے بڑے بڑے ہسپتالوں میں ہوتا ہے۔ کہ جب سول سرجن یا کوئی بڑا میڈیکل افسر گشت لگاتا ہے۔ تو ہسپتال کا انچارج جو اس سول سرجن کے ماتحت ہوتا ہے۔ ہسپتال میں اس کی آمد پر اسکے ہمراہ ہو جاتا ہے۔ بیماروں پر چکر لگا رہے ہیں۔ جب سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میری چارپائی کے قریب پہونچے۔ تو حضور نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ محمود یہ بھی بیمار ہے۔ یہ وہ دن تھے۔ جب میں نے ابتداءً احمدیت قبول کی تھی۔ اور حضور اقدس کے پاس میرا بیعت کا خط پہونچا۔ تھا جس پر میں نے لکھا تھا۔ کہ آقا اب میں میٹرک پاس کر چکا ہوں۔ اور اسلامیہ کالج پشاور میں داخل ہو رہا ہوں۔ اور حضور نے ازراہ کرم جناب قاضی محمد یوسف صاحب کو لکھا تھا۔ کہ یہ نومبائع ہے۔ اس کا خیال رکھیں۔ حضور اقدس کا ادنےٰ ترین خادم طالب دعا۔ خاکسار غلام محمد احمدی پولٹیکل اکونٹنٹ ٹانک

(۲۴)

میں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے۔ اور اس میں غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ہی عید پڑھائی ہے۔ اور حضور کا عظیم الشان رعب دبدبہ اور عظمت و شوکت آشکار ہو رہی ہے۔ بہت لمبی لمبی دو یا تین قطاریں ہیں۔ اور بائیں طرف ہماری قطاروں کے عین ساتھ ملی ہوئی اہلحدیثوں کی قطاریں ہیں۔ جو بحیثیت جماعت ایک طرف کھڑے ہیں۔ لیکن ہیں ہماری قطاروں میں ہی شامل۔ ان کا امام غالباً علیحدہ ہے۔ جب ہماری نماز ختم ہو گئی۔ اور ہم سب اہلحدیثوں کے پیچھے سے ہو کر گھر کو جانے لگے۔ تو دیکھا۔ ان میں سے کوئی رکوع میں گیا ہوا تھا۔ کوئی کھڑا تھا۔ اور کوئی بیٹھا تھا۔ اور میاں محمد حیات صاحب نقیب مسجد احمدیہ لاہور ان کے پیچھے پھر رہے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ حضرت صاحب کے رعب دبدبہ اور شوکت و عظمت کی وجہ سے ان میں سے کئی بڑے بڑے آدمی ہمارے ساتھ ہی نماز پڑھتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ ہم میں سے جو دوست نماز سے فراغت کے بعد گھر کو جا رہے ہیں۔ ان میں میرے والد مرحوم میاں گوہر الدین صاحب جو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں بھی موجود ہیں۔ لیکن وہ دونوں ٹانگوں سے لولے ہیں۔ اور اپنی ٹانگوں کو گھسیٹ گھسیٹ کر جا رہے ہیں"۔

مجھے والد صاحب کو دیکھنے کے متعلق حیرانی تھی۔ آخر ایک دن مغرب کی نماز میں ہی میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا۔ کہ حضور نے تحریک جدید کی قربانیوں کو رمضان کے مشابہ اور ان کے نتیجہ میں ۱۹۴۵ء کو عید کا سال قرار دیا ہے۔ مگر ہمارے والد صاحب کی حالت تحریک جدید کی قربانیوں میں یہ تھی۔ کہ انہوں نے پہلے تین سالوں میں حصہ نہ لیا۔ سال چہارم کا وعدہ لکھایا تھا۔ لیکن ادا نہ کر سکے۔ کیونکہ ۳ اپریل ۱۹۳۸ء کو وفات پا گئے۔ گویا تحریک جدید کی قربانیوں میں ان کی حالت لولوں کی سی ہے۔ دیگر یہ کہ تحریک جدید سے حضور کی عظیم الشان عظمت و شوکت ظاہر ہوگی۔ جس کا اہلحدیث فرقہ پر خاص طور پر اثر ہوگا۔ یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اب ہمارا تقریباً تمام خاندان تحریک جدید کے چندہ میں حصہ لے رہا ہے۔ اور چھوٹے بچوں کی طرف سے بھی حصہ لینے کا ارادہ ہے۔

خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی سیالکوٹ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں

خان بہادر محمد دلاور خاں صاحب ہوم سکرٹری گورنمنٹ صوبہ سرحد کا اخلاص نامہ

حضرت اقدس سلمہ الرحمٰن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

حضور کے اعلان پر مجھے شاید عام طبقہ کے لوگوں سے کچھ زیادہ خوشی حاصل ہوئی ہے اور میں نے خطبہ پڑھتے ہوئے پانچ صد روپیہ کی رقم تحریک جدید کے آخری سال کے چندہ میں بڑھا کر دے دیا ہے۔ یعنی بجائے ایک ہزار کے ڈیڑھ ہزار کر دیا ہے۔ جو اب بھی میں جانتا ہوں۔ تھوڑا ہے۔ میں ایک بات حضور کے لئے لکھتا ہوں۔ جو شاید حضور کو بھی یاد ہو۔ میں نے شاید اگست ۱۹۲۶ء میں ڈلہوزی آنے سے پہلے ایک رویا دیکھی تھی۔ کہ ایک پہاڑ کے نیچے میں کھڑا ہوں۔ اور پہاڑ کی عین چوٹی پر چودھویں رات کا چاند اپنی پوری روشنی کے ساتھ نمودار نظر آتا ہے۔ جہاں میں کھڑا ہوں وہاں سے لیکر چاند تک ایک آہنی شہتیر مانند ریلوے لائن کے ڈھلوان کی شکل پر پڑا ہے۔ میں اس شہتیر پر سوار ہو کر اپنے آپکو پھسل پھسل کر چاند کیطرف لے جا رہا ہوں۔ جب ½ حصہ میں نے اس طرح طے کر لیا تو میری تھکاوٹ مجھ پر غالب آگئی۔ اور میں اتر کر بائیں ہاتھ کی طرف چلا گیا۔ جہاں مجھے کچھ افغانستان میں انقلابات کے متعلق نظارے دکھائے گئے۔ ۱۹۲۷ء میں اس ناچیز نے حضور کی بیعت کی۔ اس وقت تک میں غیر مبائع تھا۔ ۱۹۳۸ء میں یکدم میری سمجھ میں آیا۔ کہ پہاڑ کی چوٹی پر حضور جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ یعنی مثیلہٗ وخلیفتہٗ ہیں۔ چودھویں رات کے چاند کی شکل میں مجھے دکھائے گئے تھے۔ لیکن میں اُس وقت آپ کی بیعت نہ کر سکا۔ اور سڑک کی دائیں طرف مولوی محمد علی صاحب صاحب کے بنگلہ پر معہ خان بہادر مولوی غلام حسن خاں صاحب رضہ جو میرے ہمراہ تھے۔ چلا گیا۔ اس وقت میرے عالم الغیب رب نے مجھے بتایا تھا۔ کہ یہی مصلح موعود ہے۔ اور یہی اس کا خلیفہ اور مثیل ہے۔ اور آج بھی وہ اُسی طرح چودھویں صدی میں نور دے رہا ہے۔ جس طرح اس کا والد بزرگوار صلے اللہ علیہ وسلم اس چودھویں صدی کے ابتداء میں دے رہا تھا۔ پھر شاید اگست ۱۹۲۷ء میں ایک دوسری رویا میں نے اس طرح دیکھی۔ کہ حضور ایک ٹرین میں مردان تشریف لائے ہیں۔ اور میں حضور کی گاڑی میں داخل ہو کر بیعت کرتا ہوں۔ اس کے بعد بیعت کا خط حضور کی خدمت میں اس عاجز نے روانہ کیا۔ چند سال گذرے حضور نے فرمایا تھا۔ کہ اسلام یعنی احمدیت کی راہ میں سے روکاوٹیں ۱۹۴۴ء میں دور ہوں گی۔ شاید اس میں بھی اسی اعلان کی طرف اشارہ تھا۔

میرے پاس خواجہ کمال الدین صاحب کا ایک خط پڑا ہے۔ جو اُس دن میں نے دوبارہ پڑھا۔ یہ رام پور سے لکھا ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ رویا میں دیکھتا ہوں۔ کہ ایک آدمی ہم کو قادیان بلانے کے لئے آیا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی محمد علی کے پیچھے یا دونوں کے پیچھے روانہ کیا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میں قادیان بیٹھا ہوں۔ یہ لاہور میں کیا کرتے ہیں۔ اس پر خواجہ صاحب نے کہا اچھا ہمیں میاں محمود نے کہا تھا کہ وہ یعنی حضرت اقدس فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ یہ ہماری غلطی تھی یا انکی غلطی تھی ہمیں قادیان جانے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔

اس رویاء سے بھی کچھ یوں معلوم ہوتا ہے کہ شاید کچھ اور واقعات ظہور میں آجائیں۔ خواجہ صاحب کہا کرتے تھے۔ کہ اگر میاں صاحب حلف اٹھا کر کہہ دیں کہ مجھے خدا نے بذریعہ الہام کہہ دیا ہے۔ کہ میں خلیفہ ہوں۔ تو ہم مان لیں گے۔ یہ الفاظ میں نے خود اُن سے سُنے تھے آج وہ خدا کے سامنے کسی اور شکل میں پیش ہیں اور کس قدر حسرت محسوس کرتے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولوی محمد علی صاحب پر فضل کرے اور قادیان آنیکی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ وہ بھی "صاف سینہ تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔"

حضور کا غلام
خان بہادر محمد دلاور خاں ہوم سکرٹری گورنمنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ کا نظام

ماہ تبوک ۱۳۱۹ھ مطابق ستمبر ۱۹۴۰ء میں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز شملہ میں تشریف رکھتے تھے۔ ایک روز بعض احباب نے حضور کی خدمت میں قائد مقامی خدام الاحمدیہ اور امیر مقامی کے تعلقات کی وضاحت چاہی۔ اس پر حضور نے فرمایا:۔

"مجلس خدام الاحمدیہ کا نظام میں نے الگ بنا دیا ہے۔ اور ان کا الگ مرکز قائم ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ نوجوان اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہو جائیں ان میں خود کام کرنے کی اور اپنی ذمہ واری محسوس کرنے کی عادت پیدا ہو جائے۔ امیر جماعت مجلس کے نظام میں دخل نہیں دے سکتا اگر وہ کوئی خامی دیکھے۔ تو مجلس کے مرکز میں رپورٹ کر سکتا ہے۔ اگر اُسے کوئی کام لینا ہو تو مجلس کو حکم نہیں دے سکتا۔ البتہ جماعتی کاموں (مثلاً جلسے وغیرہ) کے متعلق مجلس کو request (یعنی گذارش) کر سکتا ہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کو ایسے کاموں میں تعاون کرنا چاہئیے۔ کیونکہ وہ بنائی ہی اس غرض کے لئے گئی ہے۔ اگر وہ تعاون نہ کریگی تو اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرے گی۔ نیز امیر کسی فرد جماعت سے بحیثیت فرد ہونے کے کام لے سکتا ہے نہ بحیثیت رکن مجلس ہونے کے۔ ایک شخص جماعت کا سکرٹری ہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کا رُکن بھی ہے جب جماعتی کام ہو گا۔ تو اُسے بہر حال مجلس کے کام پر مقدم رکھنا ہو گا ....

....

....

..... اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک شخص گورنمنٹ کا ملازم ہو۔ تو اُسے بہر حال پہلے گورنمنٹ کا کام کرنا ہو گا۔"

گذشتہ ایام میں ایک مجلس اور مقامی امیر کے تعلقات میں کچھ بدمزگی پیدا ہو گئی تھی۔ جس پر جناب صدر محترم نے اس مجلس کے قائد کو مندرجہ ذیل ہدایات بھجوائیں۔ چونکہ یہ عمومی رنگ رکھتی ہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار انہیں باقی مجالس کی رہنمائی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ایسے امراء جو اپنی عمر کی رُو سے مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت قائد مقامی کے ماتحت نہیں۔ بلکہ وہ مجلس مقامی کے مربی ہیں۔ اور مربی کی حیثیت میں مجلس مقامی کے پروگرام کا علم حاصل ہونا ان کے لئے ضروری ہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے مقامی عہدیدار ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے پروگرام کی تفصیلی رپورٹ ایسے امراء صاحبان کی خدمت میں پیش کرتے رہیں۔ تا ایسے امراء صاحبان خدام مقامی کی صحیح تربیت کر سکیں۔ لیکن اگر امیر جماعت اپنی عمر کی رو سے مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونے کی بجائے مجلس انصار اللہ کا ممبر ہو۔ تو بھی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ایسے امراء کی عام نگرانی میں ہوتی ہے۔

۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض نوجوانانِ جماعت کو ایک خاص مذہبی تربیت دینا ہے۔ اطاعت امیر اس تربیت کا ایک لازمی جزو ہے۔ پس جہاں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے یہ توقع رکھتی ہے۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کو بھولیں گے نہیں۔ کہ امیر جماعت مجلس کے نظام میں دخل نہیں دے سکتا۔ اگر وہ کوئی خامی دیکھے۔ تو مجلس کے مرکز میں رپورٹ کر سکتا ہے۔ اگر اُسے کوئی کام لینا ہو۔ تو مجلس کو حکم نہیں دے سکتا۔

البتہ جماعتی کاموں (مثلاً جلسے وغیرہ) کے متعلق مجلس کو request کر سکتا ہے۔ (کیونکہ وہ ہر نوجوان سے بحیثیت فرد جماعت ہر طرح کا کام لے سکتے ہیں) وہاں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقامی عہدیداران مجلس کو اس بات کا ذمہ وار قرار دیتی ہے۔ کہ وہ اُن کے ماتحت اراکین جماعتی کاموں میں اخلاص سے حصہ لینگے اور اطاعت امیر کا ایک دلکش نمونہ پیش کرینگے اگر اس فرض کے بجالانے میں کوتاہی کی گئی۔ تو مرکز سختی کے ساتھ باز پرس کریگا۔

۳۔ اس میں شک نہیں۔ کہ قائد مقامی بحیثیت قائد نہ کوئی اور عہدیدار مقامی اپنے عہدے کی حیثیت سے نظامی لحاظ سے

امیر جماعت کے ماتحت ہے۔ مگران عہدیداروں کو اپنے عہدوں سے بھی زیادہ اہم بات نہیں بھولنی چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ وہ جماعت احمدیہ کے ایک فرد ہیں۔ اور اپنے اس اہم مقام پر کھڑے ہونے کی وجہ سے امیر جماعت کا کہا ماننا ان کے لئے ضروری ہے۔

۴۔ میں تو یہاں تک کہوں گا۔ کہ اگر امیر جماعت سے کبھی کوئی ایسا حکم بھی صادر ہو۔ جو مجلس کے کام میں ناجائز دخل دینے کے مترادف اور حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کے خلاف ہو۔ تو بھی قائد مقامی کا فرض ہے۔ کہ وہ ان حالات میں بھی امیر جماعت کے سامنے سر تسلیم خم کرے۔ اور ان کے احکام کو بخوشی قبول کرے۔ گو اس صورت میں اس کا یہ بھی اہم ترین فرض ہو گا۔ کہ وہ ایسے امور کی فوری طور پر مرکز کو اطلاع دے۔ تا مجلس مرکزیہ امیر جماعت پر اپنے دستور کا صحیح مفہوم واضح کر کے مذکورہ بدمزگی کو بطریق احسن دور کر سکے ؟

امید ہے۔ کہ تمام مجالس صدر محترم کی ان ہدایات پر پوری طرح کاربند ہونگی۔

خاکسار۔ ملک عطاء الرحمن معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے ؎

سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

۷۲۵۲ مسکہ منشی عبد الحکیم ولد حکیم چراغ الدین صاحب قوم بھٹہ پیشہ ملازمت عمر قریباً ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اسوقت سٹار ہوزری قادیان میں مبلغ للعہ/۲۶ تنخواہ پر ملازم ہوں اور مبلغ ۳ روپیہ تحت الاؤنس ملتا ہے۔ اس طرح

اس وقت میری ماہوار آمد ۲۶ روپے ہے۔ جس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جو کہ ماہوار انشاء اللہ ادا کرتا رہونگا۔ اور آئندہ اگر میری آمد میں ترقی ہوئی تو اسکی اطلاع دیتا رہونگا اور میرے مرنے کے بعد میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد اسکے علاوہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی رقم قابل ادائیگی میرے ذمہ ہو

تو اس کی ادائیگی کے ذمہ وار میرے ورثاء ہوں گے۔ العبد: منشی عبدالحکیم ملازم سٹار ہوزری۔ گواہ شد: حکیم محمد صدیق بھتیجہ موصی (مالک دواخانہ طب جدید قادیان) گواہ شد: عبدالرشید فرزند موصی ۱/۲/۴۴

۷۲۰۶ مسلہ باز خان ولد نواب خاں قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۸۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن نورنگ ڈاک خانہ آرہ ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں (۱) ایک مکان رہائشی خام قیمتی مبلغ ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- (۲) نقد موجود مبلغ ایک سو آٹھ روپے ۱۰۸/- (۳) زمین زرعی واقعہ رقبہ نورنگ ضلع گجرات ۶۸ کنال جو میرے نام کاغذات مال سرکاری میں درج ہے۔ لیکن اراضی مذکورہ میں سے رقبہ ۵۱ کنال میں خانگی تقسیم کے لحاظ سے اپنے تین پسران میں تقسیم کر چکا ہوں۔ میرے حصہ کی اراضی صرف ۱۷ کنال ہے۔ جس کی قیمت بازاری لحاظ سے مبلغ ۵۰۰/-۲ روپیہ ہے۔ (۴) اراضی زرعی مرہونہ جو میرے قبضہ میں بعوض مبلغ ۲۱۸۰/- روپیہ ہے۔ ۳۱ کنال زمین اس میں سے بھی جسے میں خانگی تقسیم کے لحاظ سے اپنے پسران میں تقسیم کر چکا ہوں۔ میرے حصہ کی زمین ۷ کنال ۱۵ مرلہ بعوض مبلغ ۵۶۵/- روپیہ ہے۔ کل جائیداد قیمتی مبلغ ۴۱۵۳/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان روبرو گواہان ذیل کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۲۵/۱/۴۴

العبد: باز خان ولد نواب خاں موصی۔ گواہ شد: محمد الدین امیر جماعت احمدیہ نورنگ موصی کاتب الحروف صحابی ۲۵/۱/۴۴ گواہ شد: محمد احمد خان نعیم مولوی فاضل انسپکٹر بیت المال۔

۷۲۱۲ مسلہ زہرہ بیگم زوجہ مولوی فضل الٰہی صاحب قوم جٹ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائداد زیورات وحق مہر وغیرہ حسب ذیل ہے۔ کلپ طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۷۵/- کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۷۵/- انگوٹھی طلائی وزنی ۱/۲ ۳ ماشہ قیمتی ۲۲/۸/- حق مہر ۵۰۰/- سامان جہیز ۵۰/- کل ۷۲۲/۸/- میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو مبلغ ۷۲/۴/- ہوتی ہے۔ میں یہ رقم بہت جلد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردونگی۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ میری نعش کو قادیان پہنچانے کے اخراجات بھی میرے خاوند کے ذمہ ہونگے۔ بصورت دیگر ایسے اخراجات میرے متروکہ جائداد سے وضع کئے جاویں۔ الامۃ: زہرہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد: فضل الٰہی خاوند موصیہ۔ گواہ شد: نور محمد ریٹائرڈ ہیڈ کلرک۔

۷۲۱۳ مسلہ سلیم ولد محمد الربانی احمدی قوم عربی پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن الطیرہ ڈاک خانہ حیفا فلسطین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میرا گذارہ آجکل ۸۵۰ قرش ماہوار پر ہے جماعت حیفا کے ذریعہ سے حسب ارشاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہمیشہ اشاعت اسلام کے لئے دیتا رہونگا اس آمد کی کمی وبیشی پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ پس میں اس علاقہ کے مبلغ کو اسکی اطلاع دیتا رہونگا تاکہ وہ مرکز میں اطلاع دیتے رہیں۔ اسکے علاوہ اور کوئی میری جائیداد نہیں۔ اگر کوئی اور جائداد میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے کسی وارث کو اس میں تعرض کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد: سلیم محمد الربانی الاحمدی الشاھد الاول: صبحی حسین القزق الاحمدی۔ الشاھد الثانی: عبدالقادر صالح۔ الشاھد الثالث: محمد شریف الاحمدی المبشر الاسلامی الاحمدی بالدیار العربیہ۔

۷۲۱۴ مسلہ صفیہ صادقہ بیگم زوجہ چوہدری منظور احمد خان ثاقب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ۱۰۰۰/- روپیہ میرا مہر ہے۔ جس میں سے تین صد وصول کر چکی ہوں۔ اور ۷۰۰ بذمہ میرے خاوند کے ہے۔ ایک صد کا زیور ہے۔ بندے ایک جوڑی۔ سوئی ایک عدد۔ انگوٹھی ایک عدد۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جن کی قیمت ۲۲۰ روپیہ بنتی ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ: صفیہ صادقہ بیگم موصیہ محلہ دارالرحمت قادیان بخانہ چوہدری مبارک علی صاحب۔ گواہ شد: چوہدری منظور احمد خاں ثاقب خاوند موصیہ۔ گواہ شد: علی محمد موصی انسپکٹر وصایا موضع گکھانوالی حال قادیان۔

۷۲۱۷ مسلہ عزیزہ بیگم زوجہ سیٹھی خلیل الرحمن صاحب قوم خواجہ سیٹھی عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم حال دارالرحمت قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

اراضی از قسم گڑھا متصل مکان قاضی عبدالرحیم صاحب خرید از چوہدری فتح محمد صاحب وحضرت مرزا بشیر احمد صاحب نمبر کھیوٹ ۱۲۰ نمبر کھتونی ۲۸۷ نمبر خسرہ ۱۸۲ چار کنال ۱۷ مرلہ میں سے نصف میرے نام ہے اور نصف میرے لڑکے ولی الرحمن کی ہے۔ از خرید چوہدری فتح محمد صاحب۔ (۲) خسرہ ۱۷۹ من کھاتہ ۲۰ جمعبندی ۲۲-۱۹۲۱ء پانچ کنال سات مرلہ ۲۶۷/۸/- پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے خرید کی گئی ہے۔ ان ہر دو اراضیات کی پیمائش سات کنال ساڑھے پندرہ مرلہ ہے۔ جن کی قیمت چار صد روپیہ بنتی ہے۔ بٹن طلائی ۱/۲ ۱ تولہ کانٹے طلائی چھ ماشہ متفرق زیور چھ ماشہ قسم بھان قیمتی ۱۵۰/- روپیہ کل ۵۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یہ زمین مہر میں دی گئی ہے۔ نیز میرے خاوند نے جو لحم البقر کی دوکان کھولی ہے۔ اسکی آمد کا ۱/۴ حصہ میرا ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جس کی تعیین ابھی مشکل ہے۔ کیونکہ دوکان اسی ماہ میں شروع کی گئی ہے۔ بہر حال جو میری آمد ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتی رہونگی۔ الامۃ: عزیزہ بیگم۔ گواہ شد: سیٹھی خلیل الرحمن خاوند موصیہ۔ گواہ شد: ڈاکٹر محمد بخش دارالرحمت۔

۷۲۲۰ فضل بی بی زوجہ مولا بخش قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن قادیان محلہ دارالرحمت ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ ایک سو روپیہ مہر۔ اسکے علاوہ کوئی جائیداد نہیں اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جسکے حساب سے ۳۳-۵-۴ بنتے ہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ نیز اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام الامۃ: فضل بی بی موصیہ۔ گواہ شد: شیخ محمد اکرام موصی تاجر قادیان۔ گواہ شد: علی محمد انسپکٹر وصایا صحابی وموصی۔

۷۲۲۱ مسلہ فتح بی بی بیوہ میاں خدا بخش صاحب قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن دارالرحمت قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت صرف یکصد روپیہ منقولہ جائیداد ہے۔ جو میرے لڑکے خواجہ محمد امین جمعدار (جو اسوقت بسلسلہ جنگ آسام میں ہے) کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور میں یہ عہد کرتی ہوں کہ مذکورہ بالا رقم ملنے پر انشاء اللہ تعالیٰ میں ۱/۳ حصہ یکمشت ادا کردونگی۔ علاوہ اس منقولہ جائیداد کے میری زندگی میں یا

میری وفات کے بعد کوئی مزید منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا فتح بی بی موصیہ بیوہ میاں خدا بخش صاحب حال دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد بخش پنشنر محلہ دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد:۔ خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی واقفِ زندگی قادیان۔

۷۲۳۴ منکہ مہر بی بی زوجہ مہرالدین صحابی قوم منگے پیشہ ترکھان عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد صرف مہر والا یکصد روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اسکے سوا میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کر دں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ مہر بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ شیخ محمد اکرام تاجر قادیان۔ گواہ شد:۔ عبدالغنی پسر موصیہ۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

۷۲۳۰ منکہ سید محمد یوسف شاہ ولد سید پیر شاہ صاحب قوم سید پیشہ دکانداری عمر قریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن بھملہ ڈاکخانہ بھاگ نگر ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میری جائیداد اسوقت ایک مکان ایک دوکان و ایک بیٹھک ہے۔ جو کہ مالیتی پندرہ صد روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۲) نیز میری دوکانداری کی ماہوار آمد اسوقت قریباً مبلغ ساڑھے بارہ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائیداد سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ فقط۔ العبد:۔ بقلم خود سید محمد یوسف سکنہ بھملہ ضلع گجرات تحصیل کھاریاں ڈاکخانہ بھاگ نگر گواہ شد:۔ پیر شاہ والد موصی۔ گواہ شد کاتب الحروف محمد احمد خان نعیم مولوی فاضل انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ فضل شاہ سکنہ بھملہ

۷۲۵۷ منکہ فاطمہ بی بی زوجہ مولوی شیر محمد صاحب دیہاتی مبلغ قوم گل (راجپوت) پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۲ سال تاریخ بیعت قریباً پندرہ سال ساکن چک ۵۶۵ ضلع لائلپور ڈاکخانہ گنگاپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ر دسمبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت موجودہ جائیداد حق مہر مبلغ ۲۰۰ روپیہ ہے۔ یہ روپیہ میرے خاوند محترم مولوی شیر محمد صاحب نے بصورت بھینس جسکی موجودہ قیمت ۲۰۰ روپیہ ہے۔ حق مہر کا ادا کردیا ہے۔ اب میری کوئی رقم خاوند مذکور کے ذمہ نہیں۔ نیز اس بھینس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں۔ اور نہ ہی کوئی آمدنی ہے۔ لہذا میں ان مبلغات ۲۰۰ روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یعنی مبلغ ۲۰ روپے ادا کرونگی۔ علاوہ ازیں میرے مرنے پر اگر کسی قسم کی آمدنی یا جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ وما توفیقی الا باللہ۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی اہلیہ مولوی اسد اللہ خان ظفر المعروف شیر محمد صاحب دیہاتی مبلغ ساکن ناصر آباد قادیان۔ گواہ شد:۔ المعروف شیر محمد قادیان۔ گواہ شد:۔ غلام محمد عبد منشی فاضل ناصر آباد قادیان ۲۳/۱۲/۴۳

۷۲۶۳ منکہ محمد ہدایت اللہ ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ پیدائشی احمدی ساکن بھمبیاں ضلع ہوشیارپور حال قادیان محلہ دارالسعۃ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ بلکہ سالانہ ۱۲۰ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد ہدایت اللہ ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب ساکن بھمبیاں حال قادیان دارالسعۃ۔ گواہ شد:۔ چوہدری رحمت اللہ موصی والد محمد ہدایت اللہ سکنہ قادیان دارالسعۃ۔ گواہ شد غلام محمد ارشد انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان بقلم خود ۶/۱/۴۴۔

۷۲۵۸ منکہ فاطمہ بیگم بنت چوہدری اللہ بخش قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن اٹرپور ڈاکخانہ جھنڈیاں ضلع انبالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۔ فروری ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں میری ماہوار آمد دس روپیہ ہے۔ میں اسکا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرونگی۔ نیز میں وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کا ۱/۱۰ حصہ میری وصیت کے حساب میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردیا جائے۔ ۔ فروری ۱۹۴۴ء (محررہ شیر علی بی اے قادیان) الامۃ:۔ فاطمہ بیگم گواہ شد:۔ امیر احمد مؤذن مسجد مبارک قادیان۔ گواہ شد:۔ مرزا وسیم احمد دارالمسیح قادیان۔

۷۲۵۶ منکہ غلام دستگیر ولد چوہدری غلام علی صاحب مرحوم قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن دیوانیوال ڈاکخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) میرے پاس چار گھماؤں زمین بعوض مبلغ پانصد روپیہ رہن ہے (۲) ایک مکان عام قیمتی اندازاً ۹۰۰/- روپیہ (۳) نقد مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جمع ہے (۴) میری تنخواہ اسوقت ۳۹/۸/- روپیہ ماہوار ہے۔ کل ۱۹۰۰/- روپیہ جو کہ ہمارے تین بھائیوں کا ہے۔ اس کا ۱/۳ حصہ میرا ۶۳۳/- روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ یعنی ۶۳/۵ روپیہ اپنی زندگی میں ادا کرکے رسید حاصل کرونگا میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اسکے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ [illegible] ہوگی۔ العبد:۔ غلام دستگیر ولد چوہدری غلام علی صاحب مرحوم ساکن دیوانیوال ڈاکخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور حال ہیڈ کلرک ٹاؤن کمیٹی قادیان۔ گواہ شد:۔ مرزا [illegible] حیات سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی۔ گواہ شد:۔ میر عبد الغنی بقلم خود زمیندار چک نمبر ۲۶ علاقہ راونیانی سندھ حال انسپکٹر چونگی ٹاؤن کمیٹی قادیان۔

۷۲۵۵ منکہ غلام یسین ولد چوہدری محمد الدین صاحب قوم جٹ جھمٹ پیشہ متعلم واقف زندگی عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ر فروری ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ۳۲ ایکڑ زمین واقعہ احمد آباد اسٹیٹ سندھ جو کہ میرے والد صاحب نے میرے نام پر خرید کی ہوئی ہے۔ جن کے مواجب و محاصل وغیرہ کا انتظام ابھی والد صاحب ہی فرمارہے ہیں۔ (۲) دس عدد حصص قیمتی مبلغ یکصد روپیہ سٹار ہوزری ورکس قادیان میں خرید کئے ہوئے ہیں۔ اسکے علاوہ مجھے بطور وظیفہ ۲۵ روپے تحریک جدید سے عطا ہوتے ہیں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو کہ میں انشاء اللہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ والسلام۔ العبد:۔ غلام یسین بقلم خود دارالمجاہدین قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد الدین والد موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ غلام مرتضی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل منٹگمری حال قادیان ۵/۲/۴۴

۷۲۴۶ منکہ سلیمہ خانم بنت عبد اللہ خان صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ جائیداد غیر منقولہ ندارد۔ جائیداد منقولہ زیور بالیاں طلائی یعنی ۱۲۰ روپیہ ۔ [illegible] حصص اسلامی کہنہ قیمت قریباً ۸۰ روپے ہے۔ کل ایکصد روپیہ کی مالکہ ہوں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یہ رقم میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی یکمشت یا قسط وار ادا کردونگی۔ اور بعد وفات اگر کوئی جائیداد اسکے علاوہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ سلیمہ خانم بقلم خود۔

گواہ شد:۔ نیاز محمد غزنوی قادیان۔

گواہ شد:۔ عبد اللہ افغان والد موصیہ۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۸ فروری - روم ریڈیو کا بیان ہے کہ شاہ حبشہ نے چند روز ہوئے اٹلی کے محاذ جنگ کا معائنہ کیا۔ اور حبشی افواج کو دیکھا جو عنقریب میدان جنگ میں اترنے والی ہیں۔

قاہرہ ۲۸ فروری - مصری حکومت کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ شمالی مصر میں ایک لاکھ بیس ہزار اشخاص ملیریا میں مبتلا ہوئے۔ جن میں سے بیس ہزار جاں بحق ہو گئے۔

لنڈن ۲۸ فروری - وشی ریڈیو نے فرانسیسیوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر فرانس کے کسی علاقہ میں اتحادی پیراشوٹ اتریں تو کوئی شخص ان کی مدد نہ کرے۔ اسی طرح اگر جنگی سامان اتارا جائے۔ تو کوئی اسے ہاتھ نہ لگائے۔ بلکہ فوراً جرمن حکام کو مطلع کیا جائے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

بمبئی ۲۸ فروری - معلوم ہوا ہے کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں گرانی حد سے بڑھتی جا رہی ہے۔ آٹا پانچ روپیہ سیر اور چائے کا ایک ڈبہ پچاس روپیہ میں مل رہا ہے۔

لنڈن ۲۸ فروری - اٹلی میں انسزیو کے محاذ پر دشمن سے دو مضبوط چوکیاں چھین لی گئی ہیں۔

ماسکو ۲۸ فروری - روسی فوجیں بڑی تیزی سے پسکوف پر بڑھ رہی ہیں۔ ایک فوج صرف دس میل رہ گئی ہے۔

واشنگٹن ۲۸ فروری - راباؤل اور پوکا کی جاپانی چھاؤنیوں پر اتحادی توپوں نے سخت گولہ باری کی۔ اور رابا ؤل پر شدید ہوائی حملہ بھی کیا گیا۔

دہلی ۲۸ فروری - مشرقی ایشیا کی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپانیوں نے پچھلے دنوں بوتھیڈانگ کے درہ پر قبضہ کر کے اتحادی فوجوں کو دو حصوں میں کاٹ دینے کی تجویز کی تھی۔ تا کہ ان کو رسد اور کمک نہ پہنچ سکے۔ انہوں نے مایو کی پہاڑیوں کے مشرق میں عام حملہ بھی کیا۔ ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ اتحادی چوکیوں پر قبضہ کر کے تیزی کے ساتھ ہندوستان پر بڑھنا شروع کر دیں۔ مگر اتحادی فوجیں مضبوطی سے اپنی چوکیوں پر جمی رہیں۔ اور دشمن کے حملوں کا منہ توڑ جواب دیا۔ اور اس طرح دشمن کے ایک زبردست حملہ کو پوری طرح ناکام کر دیا گیا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ دشمن پر حملے بھی کئے گئے۔ جن جاپانی فوجوں نے یہ حملہ کیا تھا۔ ان کا پوری طرح صفایا کر دیا گیا ہے۔ صرف دو پارٹیاں باقی ہیں۔ جن میں چند سو سے زیادہ سپاہی نہیں ہیں۔ ان لڑائیوں میں برطانی۔ ہندوستانی اور گورکھا سپاہیوں نے حصہ لیا۔ اگر دشمن کی یہ سکیم کامیاب ہو جاتی۔ تو اتحادی فوجوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑتا۔ اس وقت چودھویں فوج دشمن پر برابر دباؤ ڈال رہی ہے۔

دہلی ۲۸ فروری - آج سنٹرل اسمبلی میں ایک تحریک تخفیف ۴۲ اور ۴۱ ووٹوں کے تناسب

احباب سے ضروری درخواست

الفضل کے جن خریدار اصحاب کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ مارچ سنہ ۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی اطلاع کیلئے ان کے پتوں کی چٹوں پر سرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ ۵ مارچ تک چندہ ارسال فرماویں۔ بصورت عدم وصولی چندہ ۵ مارچ کو ایسے تمام دوستوں کے نام وی پی ارسال کر دئیے جائیں گے۔ جن کا وصول کرنا احباب کا اخلاقی فرض ہوگا۔

(مینیجر الفضل قادیان)